207

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا ۔ الہام حضرت مسیح موعود

جلد ۵ | ۶ - نومبر ۱۹۱۷ء | سہ شنبہ | مطابق ۲۰ محرم الحرام ۱۳۳۶ھ | نمبر ۳۷

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح علیہ السلام

خدا کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت پہلے کی نسبت اچھی ہے ۔

صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب لاہور تشریف لے گئے ہیں ۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب نے جو اپنا کتب خانہ صدر انجمن کو ہبہ کیا تھا ۔ اور جس کا نام صادق لائبریری رکھا گیا تھا ۔ اسی میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے بے نظیر کتبخانہ کو بھی منتقل کر دیا گیا ہے تاکہ وسیع پیمانہ پر ایک کتبخانہ بنایا جاوے یہ انتظام فی الحال مدرسہ احمدیہ کے دو وسیع کمروں میں کیا گیا ہے اور کتابوں کو ترتیب دیا جا رہا ہے ۔ لائبریری میں بیٹھ کر ہر ایک شخص کو مطالعہ کی اجازت ہے ۔ لیکن کوئی کتاب گھر لیجانے کے لئے اور وہ بھی صرف پندرہ دن تک کے لئے وہی لوگ مجاز ہونگے جو صدر

اخبار احمدیہ

سیلون انجمن احمدیہ سیلون باوجود سخت مخالفت کے اپنا کام کر رہی ہے ۔ مسلمانوں کے دونو اخبار یعنے اسلام مترا اور لنکا متران متفقہ طور پر دشمنان احمدیت کے جھوٹے الزامات اور بے جا اعتراضات کی اشاعت میں مصروف ہیں ۔

انجمن احمدیہ کا واحد اخبار صبح ان اخبارات کا کامیابی سے مقابلہ کر رہا ہے ۔ اور بے ہودہ اعتراضات کو چھوڑ کر ہر ایک اعتراض کی معقولیت سے تردید کر رہا ہے ۔ انجمن احمدیہ سیلون میں اُردو جاننے والے احمدیوں کا تازہ اضافہ انشاء اللہ مفید ہوگا ۔

مسٹر ابوالحسن سیلونی طالب علم کو قادیان سے چھ ماہ کی رخصت دیکر لنکا بھیجا جا رہا ہے ۔ امید ہے کہ مسٹر محمد علی ڈبلیو لائی سکرٹری انجمن احمدیہ کولمبو سالانہ جلسہ پر سیلون کی طرف سے نمائندہ کی حیثیت سے شامل جلسہ ہونگے ۔

مارلیشس اس جزیرہ میں احمدیت کی ترقی کو دیکھ کر دشمنان اسلام نے احمدیت کے خلاف کوشش شروع کی ہوئی ہے ۔ اور شمالی ہند سے اردو کتابیں اور انگریزی رسالے وہاں بکثرت بھیجے جا رہے ہیں ۔ الحمد للہ کہ وہاں مولوی حافظ غلام محمد صاحب بی ۔ اے کی موجودگی دشمنوں کی اس کوشش کے نتائج احمدیت کے حق میں مفید ثابت کر رہی ہے ۔ کیونکہ ان رسائل میں جو غلط بیانیاں اور کم علمی پر مبنی اعتراضات ہیں ۔ انکی قلعی حضرت مولانا کھول کر دکھا دیتے ہیں ۔ بہر حال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی رؤیاء کے مطابق سانپوں نے مارلیشس میں پھن اٹھائے ہوئے ہیں ۔ اور جسطرح لنڈن مشن کے لئے جماعت کے ایثار اور روپیہ کی ضرورت ہے اسی طرح مارلیشس اور سیلون کے لئے دعائیں درکار ہیں ۔

مولوی عبید اللہ صاحب فارغ التحصیل مدرسہ احمدیہ اور

عیال مولوی غلام محمد صاحب ابھی تک کراچی سے سوار نہیں ہوئے۔ جہاز کی روانگی میں تاخیر واقع ہوگئی ہے۔ یز ٹگ نام جہاز پر سوار ہونگے۔

مالابار

مالابار میں قاضی کنانور اور حاجی موسیٰ کے بوجہ ناکافی شہادت عدالت سے بری ہونے پر غیر احمدی بہت خوش ہیں۔ مگر سرکار کے زبردست ہاتھ نے اُن کو احمدیوں پر ظلم کرنے سے تا حال روک رکھا ہے۔ افواہیں ہیں کہ احمدیوں کو مٹانے کی نئی تجاویز سوچی جا رہی ہیں۔ ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین

مالابار کے احمدی کس طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور ان کو کس مخالفت کا سامنا ہے۔ اس کا حال اگر کسی نے پوچھنا ہو۔ تو عیز از جماعت احباب کے مبلغین سے دریافت کرلے۔ خصوصاً جناب مرہم عیسیٰ صاحب اس کی تفسیر عمدگی سے بیان کرسکتے ہیں۔ جنوبی ہند کے مسلمان اس قدر سخت اور متعصب ہیں کہ جناب مرہم عیسیٰ تو ترچناپلی ہی کہتے ہیں کہ جو مسیح موعود کو نبی مانتا ہے وہ کافر ہے مگر وہ باایں ہمہ ان کو مسجد میں بند کر کے مارتے ہیں۔ ڈاڑھی نوچتے ہیں۔ پولیس آتی ہے۔ اور مصیبت زدہ مرہم عیسیٰ و منیر شاہ (جناب مصطفیٰ خانصاحب ہوشیار کی سے بھاگ نکلے تھے اور مار سے بچ گئے) ان سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں بحفاظت اسٹیشن پہنچا دو۔ یہ ایک واقعہ ان لوگوں کے ساتھ ہوا ہے جو غیر احمدیوں کے ساتھ ملنا ضروری سمجھتے ہیں اور مسلمان یقین کرتے ہیں۔ جب باوجود اس قدر قریب ہونے کے ان لوگوں کے ساتھ یہ سلوک کہ مار کے نشان حیدرآباد تک اُن کے چہروں پر نمایاں تھے تو ناظرین خود اندازہ کرلیں کہ کامروں کو کافر کہنے والے۔ اور نفاق سے کام نہ لینے والے سچے احمدیوں کے ساتھ ان کا کیا سلوک ہوگا۔ کنانور کے احمدیوں کو اس وقت قبرستان کی سخت ضرورت ہے۔ گورنمنٹ سے ایک قطعہ زمین ۵۰۰ روپے پر خریدنے کا انتظام کیا ہے۔ پہلا قبرستان فوجی ضروریات کے باعث سرکار نے لے لیا ہے

حیدرآباد دکن

جناب مرہم عیسیٰ اور اُن کے ہمراہی اپنے دورہ میں ترچناپلی سے مار کھا کر حیدرآباد پہنچے۔ وہاں اُنھوں نے جو کوشش کی سو جس طرح انھیں ناکامی ہوتی اس کی یوں تو بہت سی مثالیں ہیں۔ مگر سردست صرف اس قدر بتاتے ہیں کہ عیز از جماعت وفد برادر عبداللہ اللہ دین کے ہاں سکندرآباد پہنچا۔ دیر تک گفتگو ہوئی اور آخرش یہ معلوم کر کے کہ نو احمدی خدا کے فضل سے مضبوط اور واقف احمدی ہیں۔ ہمارے نئے معاندین سکندرآباد سے ان خیالات کے ساتھ جو ایسے موقع پر ہونے چاہئیں۔ واپس آگئے۔

عبداللہ تیاپوری نے تیاپور کی جماعت کو ہر طرح ایذا دینے کا ٹھیکہ اُٹھا رکھا ہے۔ احمدیوں کے ساتھ مارپیٹ تک نوبت پہنچائی ہے۔ مقدمہ چل رہا ہے جماعت حیدرآباد نے گذشتہ پیشی پر گلبرگہ سے وکیل بھجوایا تھا۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس شر سے ہماری جماعت کو محفوظ رکھے۔

بنگال

درگا پوجا کی تعطیلات میں ۲۰ و ۲۱۔ اکتوبر کو تین روز تک بنگال احمدیہ پراونشل کانفرنس کا پہلا جلسہ برہمن بڑیہ میں زیر صدارت مولانا عبداللطیف صاحب پروفیسر چٹاگانگ کالج بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ ۲۰۰ ڈیلی گیٹوں نے جلسہ میں شرکت اختیار کی۔ مقامی احمدیوں نے بڑی محبت اور اخلاص کا نمونہ دکھایا۔ اور جلسہ کا عوام پر بہت اچھا اثر ہوا۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔ مولوی ابوالہاشم خاں۔ ایم۔ اے۔ مولانا حسام الدین۔ حبیب بی۔ اے۔ مولوی مبارک علی بی۔ اے بی۔ ٹی۔ مولوی عظیم الدین بی۔ اے۔ اور حضرت مولانا مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ احمدیت متعینہ برہمن بڑیہ کی کوششوں میں برکت دے۔ آمین

کانفرنس کے ایام میں ایک مولوی صاحب نے بیعت کی۔ اور بہت سے دوسرے لوگ خدا کے فضل سے طیار ہیں۔

ہمیں افسوس ہے کہ مولوی ظل الرحمن صاحب بنگالی کی والدہ ماجدہ کا۔ جو ایک مخلص احمدی تھیں اور جن کے اثر سے مولوی ظل الرحمن صاحب کے والد جو خود بھی ایک تجربہ کار اہل علم مولوی ہیں احمدی ہوئے تھے۔ انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آسٹریلیا

ہمارے محترم دوست مولانا مولوی محمد حسن موسیٰ خان آسٹریلیا کے آنریری احمدی مبلغ اب بواگ سے اڈیلیڈ تشریف لے گئے ہیں۔ آپ دسمبر میں سڈنی بھی تبلیغ کے لئے جائیں گے۔

ہانگ کانگ

اخویم غلام مجتبیٰ خان صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ ہانگ کانگ نے پچھلے دنوں درخواست کی تھی کہ ایک مبلغ اُن کی انجمن کے خرچ پر اُن کے ہاں بھیجا جاوے۔ حضرت اقدس نے ہانگ کانگ میں مشنری کا تقرر جنگ کے بعد کئے جانے کا فیصلہ فرمایا ہے۔

سیکرٹری صاحب انجمن ہانگ کانگ نے اپنے بچوں کو چینی زبان محض اس لئے سکھانی شروع کی ہے۔ کہ وہ چینی میں تبلیغ کرسکیں۔ جزاہ اللہ خیرا

متفرق

واعظین ترقی اسلام مختلف حصص پنجاب میں اپنے فرائض تبلیغ عمدگی سے بجا لا رہے ہیں۔ بمبئی کا مشن اپنا کام مستعدی سے باوجود مخالفت کر رہا ہے۔ مولوی محمد اسمٰعیل درس قرآن شریف باقاعدہ دیتے ہیں انجمن بوشہر (ایران) کے ممبر نہایت کوشش سے حضرت احمد کا پیغام ایرانیوں کو پہنچا رہے ہیں۔ خواجہ اعجاز علی شاہ صاحب ملک کوکن میں اور اخویم سردار خانصاحب علاقہ مغولا پور میں۔ اور اکثر احمدی برادران مختلف اقطاع عالم میں بلغ ما انزل الیک کے حکم کی تعمیل میں مصروف ہیں۔ ایسے احباب میں برادر عبدالکریم صاحب خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ آپ اس وقت مصر میں ہیں اور نہ صرف قرآن کریم انگریزی کی متعدد کاپیاں فروخت کرچکے ہیں۔ بلکہ اکثر لوگوں کو سلسلہ حقہ کی دعوت کا فرض بھی احسن طور پر پورا کرتے رہتے ہیں۔ برادر موصوف بغرض تبلیغ فرنچ اور عربی پڑھ رہے ہیں۔ اللہ اُنکی کوششوں کو بارآور کرے۔ آمین

برادران نائجیریا۔ سیرالیون جزیرے ہیں۔ اُنھوں نے گولڈکوسٹ میں نئی انجمن بنانے کی منظوری حضرت سے حاصل کی ہے۔ اور انشاءاللہ کوئی مبلغ عنقریب نائجیریا تبدیل کیا جائیگا۔

اوڑیسہ

علاقہ اوڑیسہ کے احمدیوں نے قصبہ کیمبی میں اپنی تمام علاقہ کے احمدیوں کی کانفرنس منعقد کی اور مولوی عبدالحلیم صاحب کٹکی کی تقریریں ہوئیں۔ اس کانفرنس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۶ - نومبر ۱۹۱۷ء

اہل علم اصحاب سے گذارش

گذشتہ پرچہ میں ناظرین کرام کی نظر سے وہ خطبہ جمعہ گذرا ہوگا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی جماعت کے علماء اور اہل قلم اصحاب کو ان کے ایک نہایت ہی ضروری فرض کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس وقت تک اس فرض کی سرانجام دہی میں جس قدر کوتاہی ہوئی ہے وہ پوشیدہ نہیں۔ اور گو اس کی وجوہات اور اسباب کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی گئی۔ ہم اپنے مقدور بھر ایک بار نہیں بلکہ متعدد بار اپنے واجب الاحترام علماً اور اہل قلم اصحاب کی خدمت میں گذارش کر چکے ہیں کہ اپنے مصروف اور مشغول اوقات کا کچھ حصہ ضرور مضامین نویسی کے لئے فارغ کریں۔ اور اپنے خداداد علم سے تحریر کے ذریعہ دوسروں کو فیض پہنچائیں۔ لیکن افسوس کہ اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ مترتب نہ ہوا۔ اور بالآخر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو اس طرف توجہ دلانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اب امید ہے کہ ایسے احباب جنہیں خدا تعالیٰ نے زیور علم سے مزین کیا ہے۔ اور جو مضامین نویسی کا ملکہ رکھتے ہیں۔ اپنے مقدور بھر کوشش فرمائیں گے۔ اور اس کمی کو پورا کر دیں گے جو اس وقت تک واقعہ ہو چکی ہے۔

اس میں تو کوئی شک ہی نہیں۔ کہ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ اس نازک ترین زمانہ میں قائم کی گئی ہے۔ جس میں اسلام ہر چہار طرف سے مخالفین کے غلط اور بیجا اعتراضات کی ظلمت کے نیچے دبا ہوا تھا۔ اور خود اس کے پیروؤں کی یہ حالت تھی۔ کہ اسلام کے لئے موجب ننگ و عار ہو رہے تھے۔ اسلام کی کوئی خصوصیت ان میں باقی نہ رہی تھی۔ ایسی نازک اور خطرناک حالت میں خدا تعالےٰ نے ہماری جماعت کو کھڑا کیا۔ اور چونکہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ اس عام دعوت نے اپنے کمال کو پہنچنا تھا جس کی تحریک بانی اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے اس طرح شروع کی تھی کہ لتکون للعالمین نذیرا تجھے ہم نے اس لئے بھیجا ہے کہ تمام دنیا کو ڈراوے۔ اور فرمایا تھا وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ کہ ہم نے تجھے تمام عالموں کے لئے رحمت کر کے بھیجا ہے۔ اس لئے اس کے لئے ایسا سامان اور ذرائع بھی پیدا کر دیئے جن سے یہ تحریک درجہ کمال کو پہنچ سکتی تھی۔ ان ذرائع میں سے سب سے بڑا ذریعہ تحریر ہے۔ اس سے ایک جگہ بیٹھے بیٹھے دور دور کے لوگوں کو تبلیغ دین کی جا سکتی ہے۔ ان کے غلط عقائد۔ اور لغو خیالات کی تردید ہو سکتی ہے انصاف پسند اور حق جو لوگوں کے سامنے اپنے عقائد پیش کر کے انہیں فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے۔ ان کے شکوک اور توہمات کا ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ اور ان کے اعتراضات کا جواب دیکر حق سمجھایا جا سکتا ہے۔ اسلام کی سچی اور بے نقص تعلیم دنیا کے آگے پیش کر کے حجت پوری کی جا سکتی ہے اور انہیں اس انسان کی آمد کی خبر دیجا سکتی ہے۔ جو رحمۃ للعالمین ہو کر آیا تھا۔ اور جس کے کامل بروز کا ظہور اس زمانہ میں ہوا ہے پس ایسی صورت میں ہمارے اہل قلم اصحاب خود غور فرمالیں کہ ان کا کیا فرض ہے۔ اور کس کوشش اور جانفشانی کے ساتھ انہیں اس کو پورا کرنا چاہیئے۔

اس وقت حالات دنیا پر نظر کرنے سے ہم اس نتیجہ پر نہایت آسانی کے ساتھ پہنچ سکتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ہی ایسے سامان اور ذرائع پیدا ہونے شروع ہوئے ہیں۔ جن سے تمام دنیا پر خدا تعالیٰ کے اکمل مذہب اسلام کی تبلیغ ہو سکتی ہے اور آپ سے پیشتر تمام دنیا کو ایک دین کی دعوت دینا نہ صرف مشکل تھا۔ بلکہ ناممکن تھا۔ کیونکہ ایک دوسرے ملک کے آپس میں کوئی تعلقات نہ تھے۔ ایک علاقہ کے لوگ دوسرے علاقہ کے لوگوں سے کوئی رابطہ نہ رکھتے تھے ان کا آپس میں کوئی میل جول نہ تھا۔ اور نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے بعد سے ایسے ایسے اسباب اور ذرائع پیدا ہونے شروع ہو گئے جنہوں نے تمام دنیا کے ممالک کو ایک دوسرے کے ساتھ ملانا شروع کر دیا۔ اور آج وہ اسباب کمال کو پہنچ چکے ہیں۔ اور یہ حالت ہو گئی ہے۔ کہ تمام دنیا۔ ایک ملک کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایک ملک سے دوسرے ملک میں نہایت آسانی اور سہولت کے ساتھ تعلق قائم کیا جا سکتا ہے۔ وہاں کے لوگوں کو تبلیغ کی جا سکتی ہے۔ انھیں اسلام کا روشن اور منور چہرہ دکھایا جا سکتا ہے۔ اور ان تک دعوت حق پہنچائی جا سکتی ہے۔ لیکن کس طرح تحریر کے ذریعہ اس لئے اس کی طرف خاص طور پر توجہ کرنا چاہیئے۔ اور جہاں تک بھی ہو سکے اس کو کام میں لانا چاہیئے۔

ہم خدا کے فضل سے اپنے پاس حق رکھتے ہیں۔ اور ہمارے پاس اسلام کی صداقت اور حقانیت کے ایسے کھلے کھلے۔ اور بین نشان ہیں۔ کہ جن کا انکار کوئی عقلمند اور طالب حق انسان نہیں کر سکتا۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ دنیا کے سامنے۔ ان کو پیش کیا جائے۔ اور ناواقف لوگوں کو ان سے اطلاع دیجائے۔ مگر یہ کام کوئی ایک دو۔ یا چند انسانوں کا نہیں ہے۔ بلکہ ہماری جماعت کے ہر ایک صاحب علم و قلم کا ہے۔ اس لئے ان سب کو کرنا چاہیئے۔ اور اپنی اپنی سمجھ اور عقل کے مطابق اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ ہر ایک کو خدا نے جدا جدا عقل اور علم دیا ہے۔ اس لئے نہ معلوم کس کا طرز استدلال۔ اور طریق تبلیغ کسی کے دل پر نقش ہو جائے۔ اور اسے حق کے پالینے کی توفیق مل جائے۔ یا کس کے ذریعہ کسی کے شکوک اور اعتراضات رفع ہو جائیں۔ اور اسے صداقت اسلام کا اعتراف کرنے کے بغیر چارہ نہ رہے۔ پس ضرورت ہے اس بات کی کہ ہر ایک وہ احمدی جو تحریر کی قابلیت رکھتا ہے۔ اس میدان میں نکلے۔ اور ان معارف اور ان حقائق کو جو اس کے سینہ میں بند ہیں دنیا کے سامنے پیش کرے۔

لیکن اگر کوئی اپنے اندر فی الحال تحریر کا کام کرنے کی طاقت نہیں پاتا۔ تو اس کے لئے یہ نہیں ہے۔ کہ خاموش ہو کر بیٹھ رہے

بلکہ طاقت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور جب وہ کوشش کریگا۔ تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد کرے گا۔ اور اسے ایسی قوت عطا فرمادیگا۔ جو نتیجہ خیز ہوگی۔ کئی احباب کو دیکھا گیا ہے۔ کہ وہ اس خیال کو دل میں بٹھا کر کہ ہمیں کچھ لکھنا نہیں آتا۔ مضمون نگاری کے لئے قلم ہاتھ میں پکڑنے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔ انھیں ذرا خیال تو کرنا چاہئیے کہ دنیا میں کونسا وہ کام ہے۔ جو بغیر محنت اور کوشش کے آسکتا ہے۔ جب ہر ایک کام مستقل کوشش اور محنت کو چاہتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ آتا ہے۔ تو پھر کیوں مضمون نویسی کے متعلق بھی ایسا ہی نہ ہو۔ پس انھیں اپنی طاقت اور کوشش کو پورے طور پر لگا کر پھر دیکھنا چاہئیے۔ کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ ابتدا میں انھیں یہ کام مشکل نظر آئیگا۔ تکلیف بھی ہوگی۔ محنت بھی صرف کرنا پڑیگی۔ وقت بھی خرچ کرنا ہوگا۔ اور اپنا لکھا ہوا اپنے آپ کو ہی ناپسند بھی آئیگا۔ لیکن ایک وقت ایسا بھی آئیگا۔ جبکہ دوسروں کے دل مسخر کرنے کی طاقت ان کی تحریر میں پیدا ہو جائیگی۔ دوسروں کے شکوک اور شبہات رفع کرنیکا کام ان کی تحریر دیگی۔ دوسروں کو حق کے سمجھنے اور باطل کے ترک کرنے میں۔ ان کے مضامین سے مدد ملیگی۔ دوسروں پر اسلام کی صداقت۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان ان کے قلم کے ذریعہ ظاہر ہوگی۔ پس وہ اُٹھیں اور اپنے قلموں کو جنبش دیں۔ خدا تعالیٰ کی مدد ان کے شامل حال ہوگی۔ اور وہ فوراً اپنے فضل سے انھیں لکھنے کی طاقت اور ہمت بخشیگا۔ کیونکہ اس نے تمام دنیا کو دین اسلام کی دعوت دینے کا فرض ان کے سپرد کیا ہے۔ اور جب اس نے اپنے فضل سے تمام عالم میں دعوت کے پہنچانے کے اور سامان مہیا کر دیئے ہیں تو ضرور ہے ان سامانوں سے کام لینے کی ہمت بھی بخشے۔

ہم نے یہ گذارش تو ان احباب کرام کی خدمت میں کی ہے۔ جنہوں نے ابھی تک میدان تحریر میں قدم ہی نہیں رکھا۔ اور امید ہے کہ وہ اس پر ضرور توجہ فرماویں گے۔ اور جہاں تک بھی ان سے ہوسکے گا۔ اپنی طرف سے اس پر عمل پیرا ہونے کی کوئی کوشش اُٹھا نہ رکھیں گے۔ لیکن اب ہم ان احباب کرام کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تحریر کا ملکہ تو عطا کر رکھا ہے۔ لیکن اس وقت تک بعض وجوہات سے۔ یا تو انھوں نے اس سے کام ہی نہیں لیا۔ اور اگر لیا ہے تو بہت تھوڑا لیا ہے۔ وہ خدارا اپنے فرض کو پہچانیں۔ اور اپنے قلموں کو سنبھال کر میدان تحریر میں مردانہ وار نکلیں۔ ان کے لئے سلسلہ کے اخبارات اور رسالجات کے صفحے موجود ہیں۔ وہ ٹریکٹ شائع کر سکتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے رسالے چھپوا کر تقسیم کر سکتے ہیں۔ پس ان میں سے جس طریق پر بھی چاہیں اپنے مضمون چھپوا کر شائع کریں۔ وادیٔ ظلمت میں بھٹکے ہوئے لوگوں کو راستہ دکھائیں۔ حق کے طالبوں۔ اور راستی سے پیار کرنے والوں کے لئے آسانیاں پیدا کریں۔ بادۂ صداقت کے متلاشیوں اور جام ہدایت کے مانگنے والوں کی پیاس بجھائیں۔ صداقت کے راستہ میں کانٹے بچھانے والوں اور روحانی مائدہ سے ہٹا کر قعر ہلاکت کی طرف لیجانیوالوں کی کوششوں کا سدباب کریں اور تاریکی کی آندھیاں لانے والوں کو ناکامی اور نامرادی کا سبق پڑھائیں۔

اس وقت خدا تعالےٰ اپنے زور آور حملوں سے اپنے نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت لوگوں سے قبول کرا رہا ہے۔ طرح طرح کے مصائب اور آلام کی وجہ سے اہل دنیا کے دل پگھل رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے جلال اور جبروت کا انکار کر کے مادی اسباب پر لٹو ہونے والے اپنی غلط روی کا اقرار کر رہے ہیں۔ اور خدائے واحد کی ہستی کی تلاش میں سرگرداں پھر رہے ہیں۔ پس اس وقت ضرورت ہے کہ ہمارے قلم پوری طاقت کے ساتھ ان کے لئے سامان ہدایت پیدا کرنے میں مشغول ہوں اور انھیں خدا تعالیٰ کے سچے دین اسلام کی طرف راہ نمائی کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور عظمت کا ان سے اقرار کرائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا راستباز اور برگزیدہ خدا ہونا ان سے منوائیں۔ پس یہ وقت غفلت اور سستی کا نہیں۔ بلکہ پورے زور اور طاقت کے ساتھ کام کرنے کا ہے۔ اس کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہئیے۔ اور جس کسی سے جتنی بھی کوشش ہو سکے۔ کرنا چاہئیے۔ امید ہے۔ کہ ہماری اس گذارش کو احباب بہت جلدی شرف قبولیت بخشینگے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ اس کی عظمت اس کے پیارے اور سچے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت۔ اور اس کے محبوب اور برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان تمام دنیا کے لوگوں پر ظاہر کر دیں اور اس فرض کو ادا کر کے اس کے انعاموں اور فضلوں کے مورد بنیں۔ آمین۔

انجمن ہائے احمدیہ کی سالانہ رپورٹیں

گذشتہ سال ہماری تحریک پر اگرچہ تمام انجمن ہائے احمدیہ کے سکرٹری صاحبان نے نہیں لیکن بعض نے توجہ فرما کر اپنی اپنی انجمن کی سالانہ رپورٹیں مرتب کر کے ہمارے پاس روانہ کر دی تھیں۔ جن کا شائع ہونا بہت مفید۔ اور نتیجہ خیز ثابت ہوا۔ احباب میں خاص طور پر کام کرنے کا جوش پیدا ہوا۔ خدا کی راہ میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہمت دکھلانے کی تحریک ہوئی۔ اس کے علاوہ جن باتوں میں اصلاح کی ضرورت سمجھی گئی۔ ان میں اصلاح کی گئی۔ اور آئندہ کے لئے زیادہ کامیابی کے ساتھ کام کرنے کے طریق سوچے گئے۔ نیز اپنی ہر قسم کی ترقی کا آسانی سے اندازہ لگانیکا موقعہ مل گیا۔

انہیں فوائد کو مد نظر رکھ کر اب ہم پھر گذارش کرتے ہیں کہ چونکہ اکتوبر ۱۹۱۷ء سے انجمنوں کا سال ختم ہو کر نیا شروع ہو چکا ہے۔ اس لئے سکرٹری صاحبان بہت جلدی اپنی رپورٹیں مرتب کر کے ہمارے پاس بھیجدیں۔ تاکہ ہم شائع کر سکیں۔

اس پرچہ میں کسی دوسری جگہ انجمن احمدیہ شملہ کی سالانہ رپورٹ درج کی جاتی ہے۔ اس کو پڑھ کر احباب جہاں اور نتائج اخذ کریں۔ وہاں اپنی اپنی انجمنوں کی رپورٹوں کے مرتب کرنے میں بھی مدد لے سکتے ہیں۔ امید ہے سکرٹری صاحبان بہت جلد اس طرف توجہ فرمائیں گے۔

خطبہ جمعہ

کامیابی کیلئے دعائیں کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲- نومبر ۱۹۱۷ء

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتائی ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون (۱۶-۹۲)

اللہ تعالیٰ کے انعامات اور افضال بعض اس قسم کے ہوتے ہیں کہ جب تک انسان کی طرف سے ان کے لئے استدعا نہ کی جائے۔ حاصل نہیں ہوتے جب محنت کے بعد وہ آتے ہیں۔ تو بھی وہ انعام ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ محنت کا لازمی نتیجہ نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ انسان کی محنتوں اور کوششوں سے بہت بڑھ کر ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان کو کسی صورت میں محنت اور کوشش کی جزا نہیں کہا جا سکتا۔ تاہم آتے اُسی وقت ہیں۔ جب محنت سے کام لیا جاتا ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ ایسے انعامات صرف کوشش کے ساتھ ہی نہیں آتے۔ بلکہ ظاہری سامانوں کے مہیا کرنے کے علاوہ قلب کی کیفیات کا بدلنا بھی ان کے لانے کا موجب ہوتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ خدا ان انعامات کو نہیں بھیجتا۔ جب تک انسان درخواست نہیں کرتا۔ جیسا کہ معزز لوگوں کا طریق بھی ہے۔ اور بجا طریق ہے۔ کہ وہ بن بلائے کسی کے پاس نہیں جاتے۔ کیونکہ اگر وہ لوگ ایسا نہ کریں۔ تو ان کی احتیاج پائی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے بھی انعامات دو حصوں میں تقسیم کر رکھے ہیں۔ ایک وہ جو بن مانگے دیتا ہے۔ اور دوسرے وہ جو محنت کے ساتھ مانگنے پر ملتے ہیں۔ پس جو ایسے اعلیٰ درجہ کے انعامات ہوتے ہیں۔ وہ نہ صرف یہ کہ کوشش سے ہی ملتے ہیں۔ بلکہ کوشش کے ساتھ مانگنا بھی پڑتا ہے۔

پس جہاں ان مشکلات اور مصائب کے مقابلہ میں محنت اور کوشش کی ضرورت ہے۔ جو ہمارے دشمنوں کی طرف سے ہماری راہ میں پیدا کی گئی ہیں اور ضرورت ہے کہ ہم اپنی تمام خداداد طاقتوں اور قوتوں کو ان کے مقابلہ میں صرف کریں۔ جو ہم میں پائی جاتی ہیں کہ اسلام اور احمدیت کا منور چہرہ دنیا پر ظاہر ہو۔ وہاں اس کے علاوہ خدا کے انعامات کا وارث ہونے کے لئے خدا سے درخواست بھی کرنی چاہیئے۔ رتبہ بغیر مانگنے کے نہیں ملتا۔ پس محض کوشش اور محنت انعامات نہیں دلوا سکتی۔ اس لئے سامانوں کے استعمال کے ساتھ ضروری ہے کہ دعا سے بھی کام لیا جاوے۔

اس لئے ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ سامان بھی مہیا کرے۔ اور درخواست بھی کرے کہ خدایا ہم پر اپنے فضل نازل فرما۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جیسے ممکن نہیں کہ دروازہ کھول دیا جاوے اور روشنی نہ آئے۔ اور ممکن نہیں کہ کھانا کھایا جائے اور سیری نہ ہو۔ اور ممکن نہیں کہ پانی پیا جائے۔ اور پیاس نہ بجھے۔ اور ممکن نہیں کہ لباس پہنا جائے۔ اور برہنگی دور نہ ہو۔ اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ محنت کے ساتھ ساتھ۔ جب خدا سے درخواست بھی کی جائے تو انعام نہ ملے۔ ہاں اگر کوئی عقل یہ تجویز کر سکتی ہے کہ دروازہ کھلے۔ اور روشنی اندر نہ آسکے۔ کھانا کھایا جائے۔ اور سیری نہ ہو۔ پانی پیا جائے اور پیاس نہ بجھے۔ اور کپڑے پہنے جائیں۔ اور عریانی دور نہ ہو۔ یہ تو شاید ہو سکے۔ مگر یہ قطعاً ممکن نہیں کہ خدا کے دیئے ہوئے سامانوں کو استعمال کر کے پھر اسی سے استمداد کی جائے۔ تو وہ کامیاب و منظفر و منصور نہ کرے اور اپنے انعامات کا وارث نہ بنائے۔

پس ہمارے اردگرد پہاڑوں کے پہاڑ مشکلات

ایک آیت کا بےمحل استعمال

۲۷- اکتوبر کے الفضل میں ہم نے "پیسہ اخبار اور مسلمان" کے عنوان سے قرآن کریم کی ایک آیت کے غلط اور بے محل استعمال کا ذکر کرتے ہوئے۔ اس بات پر افسوس کا اظہار کیا تھا۔ کہ مسلمان قرآن کریم سے اس قدر بے بہرہ اور نابلد ہو چکے ہیں۔ کہ ان کے اخبار کے ایک ایڈیٹر صاحب یا ان کے قائم مقام نے ایک ایسی آیت جو منافقین کے متعلق ہے اپنے اوپر چسپاں کی ہے۔ اس کے متعلق جناب مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار ہم سے اپنی بریت اس طرح کرانا چاہتے ہیں کہ

"نیاز مند ایڈیٹر پیسہ اخبار ۵- اکتوبر سے ۲۷- اکتوبر تک سفر دکن کی وجہ سے لاہور سے غیر حاضر رہا ہے"

ہم اپنے ناظرین کرام کو اطلاع دیتے ہیں کہ۔ چونکہ پیسہ اخبار کا وہ لیڈنگ آرٹیکل جس میں مذکورہ بالا آیت درج کی گئی ہے بقول مولوی محبوب عالم صاحب کے ان کی غیر حاضری میں شائع ہوا ہے۔ اس لئے اس کے محرر آپ کو نہ سمجھا جائے۔ بلکہ آپ کے کسی قائم مقام کو قرار دیا جائے۔ اور آپ کی ذات خاص کے متعلق ہماری اس تحریر سے جو خیال پیدا ہوا۔ اس کی اصلاح کر لی جائے۔ ہم نے وہ مضمون لکھتے وقت بھی جناب مولوی صاحب کے ساتھ ان کے کسی قائم مقام کو رکھ کر انھیں کسی قدر بری ٹھہرا دیا تھا۔ لیکن اب جبکہ ہمیں بتلایا گیا ہے کہ مولوی صاحب کی غیر حاضری میں وہ مضمون لکھا گیا ہے تو ہم بڑی خوشی سے ان کی اس توقع کے مطابق جو انھوں نے ہمارے متعلق ظاہر کی ہے۔ اعلان کئے دیتے ہیں۔ کہ وہ مضمون ان کا لکھا ہوا نہیں تھا۔ اس لئے اس کا بار آپ پر نہیں پڑنا چاہیئے۔ اس بات کا اعلان کرنے کے ساتھ۔ اگر ہم بھی مولوی صاحب سے یہ امید رکھیں۔ کہ ان کے روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۲۵- ستمبر ۱۹۱۷ء میں جو ایک غلط خبر "ایک مرزائی نے مسلمان کو غیر احمدی کہہ کر سزا پائی" کے عنوان سے درج ہوئی ہے۔ اور جس میں

لکھا گیا ہے۔ کہ بمبئی میں عبداللہ نامی احمدی پر ایک شخص کو غیر احمدی کہنے پر عدالت سے ڈیڑھ سو روپیہ جرمانہ ہوا۔ اس کی تردید کردیں گے۔ تو کوئی بیجا نہیں ہے۔ کیونکہ یہ واقعہ بالکل غلط ہے۔ ہمیں اپنے معتبر احباب کے ذریعہ اس کے متعلق دریافت کرنے پر معلوم ہوگیا ہے کہ کسی عبداللہ نامی احمدی پر بمبئی میں اس قسم کا کوئی مقدمہ دائر نہیں ہوا۔ اور نہ عدالت نے کسی احمدی پر ڈیڑھ سو روپیہ جرمانہ کیا ہے۔ نہ معلوم کسی بے فکرے نے کیوں یہ گپ اڑا ئی۔ اور آگے ان لوگوں کو جو ہمارے متعلق ہر ایک غلط سے غلط خبر کو بھی تسلیم کرنے کے لئے ہمہ تن طیار رہتے ہیں نمک مرچ لگاکر تشہیر کرنیکا موقعہ مل گیا۔ اور اس کو اتنی اہمیت دی گئی کہ خاص طور پر اسپر ہیڈنگ آرٹیکل لکھا گیا۔

معلوم ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا خبر بھی مولوی صاحب کی غیر حاضری میں ہی درج اخبار ہوئی ہوگی۔ ورنہ آپ ایسا محتاط انسان اسے شائع نہ ہونے دیتا۔ لیکن اب جبکہ شائع ہوچکی ہے۔ تو امید ہے کہ نہایت عمدگی کے ساتھ اس کی تردید کرکے اس غلط فہمی کو رفع کردیا جائیگا۔ جو اس خبر سے ہماری جماعت کے خلاف پیدا ہوئی ہے۔

جناب مفتی صاحب آکسفورڈ میں

جناب مفتی محمد صادق صاحب آکسفورڈ سے تحریر فرماتے ہیں کہ میں ۲ اکتوبر کو یہاں پہنچا۔ آکسفورڈ کیا ہے۔ گذشتہ سات سو سال سے انگلستان کے علوم کا ذخیرہ ہے۔ چاروں طرف کالج۔ کتب خانے اور گرجے ہی دکھائی دیتے ہیں۔ ہر گرجا میں کلمہ شہادت پڑھ دیا ہے۔ دعا بھی کی ہے۔ اللہ کے فضل سے کچھ تو اثر ہوگا۔

پروفیسر مارگولیتھ کے نام سے ناظرین الفضل آگاہ ہیں۔ جو گذشتہ سال قادیان آئے تھے۔ اور ہم سفر جہاز جناب مفتی صاحب تھے وہ آکسفورڈ میں ہی رہتے ہیں مفتی صاحب انھیں ملنے گئے۔ وہ بہت محبت سے پیش آئے۔ دعوت کی اور ساتھ ہوکر کتب خانے اور کالج دکھائے ان کے ساتھ ہونے کے سبب بہت سی ایسی جگہیں بھی دیکھنے میں آئیں جو عام طور پر مسافروں کو نہیں دکھائی جاتیں۔ یہاں بھی چند لوگوں کو تبلیغ کی گئی اور مزید تبلیغ کے واسطے انکے ایڈریس لے گئے۔

(۳۸۳ ت)

انجمن احمدیہ شملہ کی سالانہ رپورٹ

از اکتوبر ۱۹۱۶ء تا ستمبر ۱۹۱۷ء

عہدہ داران۔ انجمن ہذا میں مفصلہ ذیل عہدہ داران ہیں پریزیڈنٹ بابو محمد یوسف صاحب سکرٹری و محاسب منشی برکت علی اسسٹنٹ سکرٹری بابو عبدالسلام صاحب واعظ مولوی عمرالدین صاحب علاوہ ازیں چونکہ بعض احباب قادیان کے ساتھ ایام سرما میں دہلی چلے جاتے ہیں اس لئے وہاں کے لئے بابو عبدالحمید صاحب بطور اسسٹنٹ سکرٹری کام کرتے رہے۔ چنانچہ انھوں نے دوستوں سے چندہ وغیرہ کے وصول کرنے میں بڑی مدد دی شملہ میں ہفتہ وار جلسوں کی روئداد کا رکھنا اسسٹنٹ سکرٹری کے سپرد تھا۔ مگر یہ کام بابو فضل محمد خانصاحب نے خوشی سے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور بڑے شوق سے اس کو سرانجام دیا۔ یہاں عام تبلیغ کا انتظام مشکل ہے۔ مگر مولوی عمرالدین صاحب فرداً فرداً تبلیغ کرتے رہے مگر جاڑے کے دنوں میں وہ بھی دفتر کے ساتھ دہلی گئے تھے۔ وہاں جاکر انھوں نے فوارے پر اور نیز اندرون شہر میں بہت سی تقریریں کیں۔ ان کے ہاتھ سے دو نئے دوست سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے ان ہی دنوں میں میرٹھ کا جلسہ تھا۔ مولوی صاحب وہاں گئے تو احباب کی درخواست پر ختم نبوت پر لیکچر دیا۔ جو بہت پسند کیا گیا نیز انھوں نے چند ایک مضامین اخبار الفضل میں بھیجے مولوی صاحب کا وجود جماعت کے لئے ایک نعمت ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں دین و دنیا میں فائز المرام کرے۔ بابو محمد یوسف صاحب حتی الوسع جماعت کی بہتری میں کوشاں رہے۔ چنانچہ عیدین کی نماز کے لئے۔ اور نیز حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ ربہ کے آنے پر نماز جمعہ کے لئے الگ جگہ کا ملنا انہی کی کوشش کا نتیجہ تھا

مجموعی چندہ۔ اس سال ہر قسم کا مجموعی چندہ مبلغ ۱۴۵۴ روپیہ ۹ آنہ ۹ پائی وصول ہوا۔ اس میں سے مبلغ ۱۳۱۶ روپیہ ۲ آنہ ۳ پائی صدر انجمن کو بھیجے گئے۔ اور باقیماندہ لوکل ضروریات کے حساب میں محسوب ہوئے۔ رقم مرسلہ میں ما ۱۱ ترقی اسلام کا اور ما ۱۵ ضعفاء کا چندہ شامل ہے۔ جو رقم بھیجی گئی۔ وہ تقریباً سال گذشتہ کی آمد کے برابر ہے یعنی صرف مبلغ ۴۴ زیادہ ہے۔ مگر گذشتہ سال میں دو بڑی رقمیں سو سو روپیہ کی جو بابو محمد یوسف منشی برکت علی نے منارۃ المسیح کی مد میں دیں شامل تھیں۔ لہذا اس سال کا چندہ نہایت قابل اطمینان ہے۔

مفصلہ ذیل اصحاب نے ایک سو روپیہ سے زیادہ چندہ دیا (۱) بابو عبدالرحمن ما ۱۴۱ (۲) بابو عبدالحمید ما ۱۱۵ (۳) منشی برکت علی ما ۱۰۵ (۴) مولوی عمرالدین ما ۱۰۱ بابو محمد یوسف صاحب اور بابو عبدالسلام صاحب کا چندہ ایکسو سے تھوڑا ہی کم رہا۔ ان سے مبلغ ما ۹۹ اور ما ۹۸ علی الترتیب وصول ہوئے۔ اگر وہ تھوڑی سی ہمت اور کرتے۔ تو ان کے نام بھی زیادہ چندہ دینے والوں میں شمار ہوسکتے ہیں۔ ان چھ احباب کا مجموعی چندہ ساری جماعت کے سالانہ چندہ کے نصف کے برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ہمتوں میں برکت دے۔ اور دوسرے دوستوں کو ان کے نمونہ کی تقلید کی توفیق عطا کرے۔ اصل میں چندہ کی زیادتی آمدنی پر منحصر ہے۔ گو احباب حسب توفیق چندہ دینے میں کوتاہی نہیں کرتے چنانچہ انہی کی متفقہ کوشش کا نتیجہ ہے کہ باوجود غیر مبائعین کے الگ ہوجانے کے ہماری سالانہ اوسط میں خدا کے فضل سے کوئی کمی نہیں آئی۔ مگر تاہم ضرورت ہے کہ دین کے رستہ میں بڑھ چڑھ کر کوشش کی جائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کی آمدنی میں ترقی دے۔ اور دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال کرے

اس ضمن میں یہ بیان کردینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بعض دوست ایسے بھی ہیں کہ گو ان کا چندہ تعداد کے لحاظ سے زیادہ نہیں۔ لیکن اگر ان کی آمدنی کو مدنظر رکھا جائے تو نہایت ہی قابل تعریف ہے۔ ایسے دوستوں میں بابو عبدالواحد صاحب اور بابو فضل محمد خان صاحب خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

بعض دوست اہل و عیال زیادہ رکھتے ہیں۔ اور نیز اور کئی طرح کے اخراجات ان کے لاحق حال ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ زیادہ چندہ نہیں دے سکتے۔ مگر افسوس ہے کہ بعض ایسے بھی ہیں۔ جو عموماً بخل کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے شح نفس کو دور کرے۔

لوکل چندہ۔ کل آمدنی ما ۱۲۸ اور خرچ ما ۱۳۰ ہوا۔ خرچ میں تقریباً یکصد روپیہ کرایہ مکان انجمن اور پچاس روپے کرایہ میسانک ہال (جس میں سالانہ جلسہ کیا گیا) شامل ہیں۔

باقیماندہ اخراجات میں زیادہ تر کتابوں کی قیمت داخل ہے۔

یعنی جو کتابیں دوست منگاتے ہیں ان کی آمد اور خرچ بغرض سہولت لوکل فنڈ کی آمد و خرچ میں شامل کرلیا جاتا ہے۔

خاص چندے افسوس ہے کہ اس سال انجمن ہذا خاص چندوں میں کوئی قابل ذکر حصہ نہیں لے سکی پیشگوئی زار روس کی چھپوائی کے متعلق صرف ۱۵ وصول ہوئے قرضہ فنڈ اور تبلیغ ولایت کیواسطے ابھی تک کوئی چندہ نہیں ہوا۔ اور نہ ہی اس انسائیکلوپیڈیا کے واسطے کچھ وصول ہوا جو بمبئی میں چھپ رہی ہے امید ہے کہ احباب جلدی اس کمی اور نقص کی طرف توجہ کرینگے

مستورات کا چندہ یہ خوشی کی بات ہے کہ اس سال احمدی بہنوں نے بھی چندے میں خاصہ حصہ لیا چنانچہ تقریباً ساٹھ روپے انکی طرف سے وصول ہوئے۔

وصیتیں اس سال بابو اقبال محمد خان صاحب نے وصیت کردائی چنانچہ اب وہ باقاعدہ ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ چندہ میں دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور دوسرے دوستوں کو بھی اس کار خیر میں شریک ہونیکی توفیق دے۔

نومبائعین سال زیر رپورٹ میں مفصلہ ذیل دو مرد اور سات عورتیں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئیں (۱) میاں محمد یونس صاحب (۲) میاں عبد الغفور صاحب (۳) اہلیہ بابو محمد یوسف صاحب (۴) اہلیہ بابو عبد الرحمٰن صاحب (۵) اہلیہ شیخ کلن صاحب (۶) اہلیہ صوفی فضل الہی صاحب (۷) اہلیہ بابو عبد الرزاق صاحب (۸) اہلیہ میاں فتح محمد صاحب (۹) دختر بابو نور محمد صاحب

جائداد انجمن انجمن ہذا کی جائداد کوئی نہیں معمولی جلسوں اور نماز وغیرہ کے لیے ایک مکان کرایہ پر لیا جاتا ہے موجودہ مکان عرصہ سے ہمارے پاس ہے۔ مگر ایک دو سال سے ہمسائگی کی وجہ سے کچھ گندہ سا ہوگیا ہے اور بعض اوقات جب دوستوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے تو ناکافی ثابت ہوتا ہے۔ اس سال جب حضرت نواب محمد علیخان صاحب تشریف لائے تو انہوں نے اسکو ناپسند کیا اور کہا کہ کوئی اور مکان لے لیا جائے۔ کرایہ میں دیدونگا۔ اس پر تلاش کی گئی مگر کوئی موزون مکان دستیاب نہ ہوا۔ مگر الحمد للہ کا شکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے قدوم میمنت لزوم کی برکت سے معاً آپکی تشریف آوری کے ساتھ ہی ایک نہایت اعلیٰ مکان کا مفت انتظام ہو گیا یعنے جناب شاہزادہ بہادر باسو دیو سنگھ صاحب نے بابو محمد یوسف صاحب کی درخواست پر ہمیں اپنی کوٹھی میں نماز جمعہ ادا کرنے کی اجازت دیدی ہم شاہزادہ صاحب موصوف کی اس بے تعصبی اور فیاض دلی کے مشکور ہیں اگلے سال کوئی اور مکان لیا جائے گا جو کشادہ اور موزون جگہ پر واقع ہو۔

دوستوں کا ارادہ ہے کہ آہستہ آہستہ چندہ جمع کر کے لوکل مسجد کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ یہ امر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھی پیش کر دیا گیا ہے مگر افسوس ہے کہ اول تو شملہ ایسی مہنگی جگہ ہے کہ یہاں زمین کا دستیاب ہونا اور مکان کا بنانا مشکل ہے۔ دوم دوستوں کی تعداد اور آمدنی اس قدر نہیں کہ جلدی کافی روپیہ جمع کر سکیں اور سوم صدر انجمن کے مطالبات اسقدر وسیع ہیں کہ اور لوکل چندہ کرنا تو درکنار وہی بمشکل پورے ہوتے ہیں۔ چندہ دہندگان کم اور اخراجات زیادہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ کسی نہ کسی طرح تمام کام پورے ہو جاتے ہیں۔ خدا دوستوں کی ہمت میں برکت دے

لائبریری احمدیہ لائبریری ہے مگر چونکہ اکثر دوستوں کے پاس اپنی کتابیں موجود ہیں اسلئے انہیں لائبریری کی کتابوں کی چنداں ضرورت نہیں پڑتی۔ اور غیر احمدی تعصب کی وجہ سے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرتے۔ علاوہ ازیں مکان بھی کچھ علیحدہ اور ایک طرف واقعہ ہے اگلے سال ارادہ ہے کہ کسی مرکزی جگہ میں مکان لے کر اخبارات وغیرہ بھی رکھی جائیں۔

درس قرآن شریف افسوس ہے کہ اکثر دوست ایک دوسرے سے فاصلے پر رہتے ہیں اور ہر روز اکٹھے ہونے کا موقعہ نہیں مل سکتا البتہ بعض دوست ٹوٹی کنڈی میں ایک جگہ رہتے ہیں مولوی عمر الدین صاحب بھی وہیں ہیں چنانچہ وہ روزانہ صبح کے وقت درس دیتے رہے جب حضرت نواب صاحب کے ساتھ جناب حافظ روشن علی صاحب تشریف لائے تو قریباً اڑھائی ماہ تک وہ درس دیتے رہے جس سے دوستوں کو بہت فائدہ ہوا گاہے گاہے ایک دو غیر احمدی احباب بھی شامل ہوتے رہے۔

عام جلسے چونکہ ملازمت پیشہ ہونے کے سبب دوست جمعہ کے دن زیادہ وقت نہیں دے سکتے اس لئے ہر اتوار کو عصر سے مغرب تک عام جلسہ کیا جاتا ہے جس میں مذہبی تقریروں کے علاوہ مشورہ طلب امور بھی پیش کئے جاتے ہیں۔ گو بعض دوستوں کے فاصلے پر رہنے کے سبب سے خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوتی۔ تاہم گذشتہ سال کی نسبت اس سال خاصی رونق رہی۔ اس سال اس غرض سے کہ دوستوں کو اپنی معلومات کے بڑھانے کا شوق پیدا ہو اور نیز تقریر کرنے کی مشق ہو یہ انتظام کیا گیا کہ سب کو مضامین مقرر کر کے تقریر کرنے کے لئے مجبور کیا جائے چنانچہ یہ سلسلہ کئی ماہ تک جاری رہا۔ اتنے میں حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ ربہ تشریف لے آئے۔ اسلئے اسے بند کرنا پڑا اور دوست ہر اتوار کو آپکی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔

مباحثات افسوس ہے کہ غیر مبائعین کے ساتھ جو مباحثہ شروع ہوا تھا۔ ابھی تک ختم نہیں ہوا۔ ایک حصہ کا فیصلہ تو عرصہ ہوا چھپ چکا ہے مگر مسئلہ کفر و اسلام ہنوز باقی ہے گذشتہ بڑے دنوں میں جب مولوی عمر الدین صاحب دہلی گئے ہوئے تھے تو ثالث صاحب نے اپنا فیصلہ لکھکر فریق مخالف کے ہاتھ میں دیدیا اور انہوں نے پہلا حصہ چھوڑ کر جس میں نبوت حضرت مسیح موعود کے متعلق تمہیدی ریمارک تھے باقی فیصلہ کو چھپوا دیا۔ ثالث صاحب کو ہر چند کہا گیا کہ ہمارے نمائندہ کی غیر حاضری میں فیصلہ دینا ناانصافی ہے مگر افسوس ہے کہ انہوں نے پروا نہ کی۔ دہلی سے واپس آکر مولوی عمر الدین صاحب نے فیصلہ مذکور کی غلطیوں کو بیان کیا اور استدعا کی کہ نظر ثانی کی جائے انہوں نے منظور کیا اور وعدہ کیا کہ اگر غلطی ثابت ہو جائے تو میں اپنا فیصلہ بدلنے کو تیار ہوں مگر افسوس ہے کہ باوجودیکہ بارہا کافی بحث ہو چکی ہے ابھی تک

انہوں نے اپنا آخری فیصلہ نہیں دیا۔

فی الحال جو فیصلہ مسئلہ کفر کے متعلق ثالث صاحب نے دیا ہے وہ یہ ہے کہ کسی بھی غیر تشریعی نبی کا منکر کافر نہیں خواہ وہ نبی گزشتہ انبیاء بنی اسرائیل میں سے ہو۔ یا خود حضرت مسیح موعود ہوں۔ اول تو فیصلہ فریقین کے مسلمات کے خلاف ہے کیونکہ جہاں تک ہمیں علم ہے غیر از جماعت لوگوں کا بھی یہ عقیدہ ہے کہ ہر نبی کا منکر کافر ہے۔ خواہ وہ نبی تشریعی ہو یا غیر تشریعی۔

دوم۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ فیصلہ کسی طرح ہمارے مخالف نہیں ہمارا مدعا تو صرف یہ ہے کہ حضرت صاحب ایسے ہی نبی ہیں جیسے پہلے غیر تشریعی نبی گزر چکے ہیں۔ چنانچہ مسئلہ نبوت کے متعلق ثالث صاحب ہمارے حق میں فیصلہ دے چکے ہیں۔ مسئلہ کفر کے متعلق ثالث صاحب کا فریقین کے معتقدات کے برخلاف فیصلہ دینا سخت غلطی ہے اور غیر از جماعت لوگوں کا اسکو اپنے حق میں سمجھنا ان کی جہالت پر دال۔ انہیں غالباً گزشتہ انبیاء سے سروکار نہیں۔ وہ اسبات پر خوش ہیں کہ خواہ کچھ ہی ہو حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انکار سے کفر لازم نہ آئے۔ مگر جس طرز پر انہوں نے اس فیصلہ کو چھپوایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بھی مطمئن نہیں۔ ان کا دل ان کو ضرور ملامت کرتا ہے اور بعض ڈھٹائی کے طور پر اس کو چھپوا دیا ہے۔ چنانچہ اول تو انہوں نے نبوت کے متعلق جو تمہیدی ریمارک تھے انکو چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ ان کا کوئی حق نہ تھا کہ ثالث کے منشاء کے خلاف کوئی حصہ ترک کرتے۔ دوم ثالث صاحب کو پروف نہیں دکھایا گیا۔ سوم۔ کوئی دیباچہ وغیرہ نہیں دیا۔ اور نہ یہ ظاہر کیا ہے کہ کس کی طرف سے شائع کیا جاتا ہے۔ اور پھر ایسی لاپروائی کی ہے کہ اس میں بہت سی کتابت کی غلطیاں ہیں جس سے شبہ پڑتا ہے کہ شاید بعض الفاظ بھی رہ گئے ہوں۔ غرض تعصب، ضد اور عناد کی وجہ سے انکی عقل پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ ورنہ ناممکن ہے کہ ایسی موٹی باتیں ان کی سمجھ میں نہ آسکیں۔

اس سال پھر حکیم مرہم عیسیٰ شملہ میں آیا۔ اور دو تین ماہ یہاں رہا۔ کئی احمدیوں کو بہکانے کی کوشش کرتا رہا۔ بعض دوستوں کے سامنے مولوی عمر الدین صاحب کے ساتھ بحث بھی ہوئی۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہر موقعہ پر اوسے زک اٹھانی پڑی۔ اور آخر ناکام واپس چلا گیا۔

۱۰ ستمبر ۱۹۱۷ء کو آریہ سماج نے اپنے سالانہ جلسہ کے ضمن میں ہمیں بحث کے لئے دعوت دی۔ مضمون یہ تھا۔ کہ وید اور قرآن میں سے کونسی الہامی کتاب ہے۔ ہماری طرف سے جناب حافظ روشن علی صاحب پیش ہوئے۔ مگر افسوس ہے کہ وقت کی تنگی کے سبب خاطر خواہ بحث نہ ہو سکی۔ اس کے بعد ۲۳ تاریخ کو ہم نے خود جلسہ کا انتظام کر کے آریوں کو مقابلہ کے لئے بلایا۔ اول جناب حافظ صاحب نے ڈیڑھ گھنٹے کے قریب تقریر کی۔ جس میں انہوں نے اسلام کا دیگر مذاہب خصوصاً عیسائیت اور آریہ دھرم کے ساتھ مقابلہ کر کے اسلام کی خوبیوں کو واضح طور پر بیان کیا۔ بعد ازاں جناب میر قاسم علی صاحب نے آریوں کے ساتھ مباحثہ شروع کیا۔ قریباً تین گھنٹے سوال و جواب ہوتے رہے۔ ان مباحثات کی مفصل کیفیت اخبارات میں چھپ چکی ہے۔ اس لئے زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں۔ مباحثہ میں چونکہ عوام الناس کے ہجوم کے سبب شور و غل ہونے کا اندیشہ تھا اس لئے پولیس کا انتظام کیا گیا۔ اور نیز داخلہ کے لئے ٹکٹ جاری کئے گئے۔ چنانچہ مباحثہ مذکور خیر و خوبی سے انجام پذیر ہوا۔ ان مباحثات سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ غیر مذاہب کی کتابوں کی واقفیت اور انکی زبان کا جاننا ضروری ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ صدر انجمن اس امر کا بھی کوئی انتظام کریگی۔ کہ سلسلہ کے مبلغین کو باقاعدہ سنسکرت پڑھائی جاوے۔

سالانہ جلسہ

ہم ۱۹۰۹ء سے لیکر ۱۹۱۴ء تک متواتر ہر سال سالانہ جلسہ کرتے رہے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ قلت فنڈ کی وجہ سے پچھلے دو سال کوئی جلسہ نہ ہو سکا۔ اس سال بھی حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ ربہ کی برکت اور حضرت نواب صاحب کی مدد سے جلسہ ہوا۔ ورنہ کوئی امید نہیں تھی حضرت صاحب نے انجمن ترقی اسلام کی طرف سے لیکچرار مہیا کرائے۔ اور از راہ مہربانی خود بھی ایک تقریر فرمائی۔ اور نواب صاحب نے دیگر کل اخراجات برداشت کئے۔ چنانچہ مبلغ پچاس روپے وہ عطا کر چکے ہیں۔ اور علاوہ اسکے کچھ اور بھی دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ ہم مشکور ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تع انہیں جزائے خیر دے۔ اور انکے مال میں برکت ڈالے۔ اس جلسہ کے مفصل حالات بھی سلسلہ کے اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ البتہ ان میں ایک امر کا ذکر نہیں کیا گیا۔ جو یہ ہے کہ جلسہ کے موقعہ پر تبلیغی خطوط اور نیز اور بہت سے ٹریکٹ اور رسالے تقسیم کئے گئے۔

تبلیغ

افسوس ہے کہ جیسا پیشتر بیان کیا جا چکا ہے یہاں تبلیغ عام کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں ہو سکتا البتہ جن دوستوں کو موقعہ ملتا ہے۔ وہ اپنے حلقہ واقفیت میں بات چیت کرتے رہتے ہیں۔ جنمیں ہمارے آنریری واعظ یعنے مولوی عمر الدین صاحب ہمیشہ نمایاں حصہ لیتے ہیں۔ اس سال تبلیغی خطوط اور نیز بعض دیگر رسالے تقسیم کئے گئے۔ علاوہ اسکے خدا کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ ربہ کی تشریف آوری کے طفیل عام تبلیغ کا بھی موقعہ مل گیا۔ چنانچہ جلسے کے موقعہ پر پھر بہت سے ٹریکٹ اور رسالے تقسیم کئے گئے۔

غیر مبایعین کا جلسہ

ان لوگوں کا آج کل یہ اصول ہو گیا ہے کہ خود تو ان کو احمدیت کی اشاعت میں چنداں کامیابی نصیب نہیں ہوتی۔ اس لئے جہاں کہیں ہمارے جلسے ہوتے ہیں یا کوئی اور تبلیغ کا سلسلہ قائم کیا جاتا ہے وہاں جھٹ ہمارے برخلاف زہر اگلنے کے لئے موجود ہو جاتے ہیں چنانچہ یہاں بھی انہوں نے اسی طرح کیا۔ کہ ہمارے جلسے کے بعد مولوی صدر الدین صاحب کو بلوایا۔ لیکچر دلوائے۔ اور ہماری تقریروں سے عوام الناس کے دل پر جو نیک اثر پیدا ہوا تھا۔ اسکو زائل کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ کہاں تک اس ارادہ میں کامیاب ہوئے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ عوام الناس کو ان سے زیادہ ہمدردی ہے۔ بعض کو تو صرف یہی خوشی ہے۔ کہ وہ ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ اور بعض یہ سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ آہستہ آہستہ اپنے عقائد کو ترک کر کے انکی طرف آرہے ہیں۔ اور جلدی ان میں شامل ہو جائینگے۔ مگر ان میں جو فہیم ہیں انکی رائے ہے کہ یہ لوگ منافق ہیں نہ ہم سے ملتے ہیں اور نہ ان سے۔ گو زبانی شور مچا رہے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کا ماننا جزو ایمان نہیں اور ہم سب کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ مگر پھر بھی کسی نہ کسی بہانہ سے اپنی نمازوں وغیرہ کو الگ رکھا ہوا ہے۔ اور کھلے طور پر ہم میں شامل نہیں ہوتے۔

سنا گیا ہے کہ مولوی صدر الدین اپنے اور غیروں کے درمیان بعض غلط واقعات سنا کر ان کو حضرت خلیفۃ المسیح کے برخلاف

اُکسا تا رہا ہے۔ اور نیز دارالامان کے خلاف نفرت دلاتا رہا ہے چنانچہ ایک دو باتوں کا پتہ بھی لگا ہے۔ اگر ضروری سمجھا گیا۔ تو ان کو علیحدہ اخبار کے ذریعہ ظاہر کیا جائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی تشریف آوری

سب سے عظیم الشان واقعہ یہ ہے کہ خدام کی استدعا پر حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ ربہ یہاں تشریف لائے اور قریباً سوا مہینہ رہے۔ حضور کی تشریف آوری کے متعلق بھی ضروری حالات اخبار میں چھپ چکے ہیں۔ کہ کس طرح جماعت نے صدق اور اخلاص دکھلایا۔ مجموعی طور پر ایڈریس پیش کیا۔ نذر دی۔ ہر ایت دار کو خدمت عالی میں حاضر ہو کر حضور کی صحبت پند اور نصائح سے فائدہ اٹھاتے رہے۔ صاحب توفیق دوستوں نے علیحدہ علیحدہ دعوت کی۔ غرض حضور کے ایام قیام میں شملہ گویا قادیان بنا رہا۔ کئی دوست باہر سے آتے جاتے رہے اور یہاں کی جماعت نے جہاں تک ہو سکا۔ پورا فائدہ اٹھایا۔ نزدیک کے رہنے والے تو نہایت ہی خوش قسمت ہیں۔ مگر دور کے رہنے والوں کو بھی ہفتہ میں کم از کم دو دن یعنے جمعہ اور اتوار کو حضور سے نیاز حاصل کرنے۔ آپ کی صحبت میں بیٹھنے۔ تقریر سُننے۔ اور بات چیت کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔ الحمد للہ علی ذالک غرض حضور کے آنے سے جماعت کو بڑا فائدہ ہوا۔ ایمان میں ترقی ہوئی۔ ایک دوست جو متنازعہ فیہ مسائل میں متزلزل تھے پختہ ہو گئے۔

بعض ہندو اور غیر احمدی مسلمان حضور کی ملاقات کو آئے اور ظاہرا اچھا اثر لیکر گئے۔ افسوس ہے کہ مجھے ان سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ مگر ایک دوست سے ملاقات ہوئی۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت میاں صاحب سے ملنے گیا تھا۔ گو وقت تھوڑا تھا۔ تاہم مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ اور میرے اور اُنکے درمیان جو بُعد تھا۔ وہ اب بہت ہی کم ہو گیا ہے۔

حضرت اُم المومنین

اس سال حضرت نواب صاحب کے ہمراہ حضرت اُم المومنین بھی تشریف لائی تھیں۔ ان کا تشریف لانا احباب کے لئے اور خصوصاً عورتوں کے لئے نہایت ہی بابرکت ثابت ہوا۔ آپ احمدی اور غیر احمدی عورتوں کے ساتھ بے تکلفانہ ملتی رہیں۔ اور اپنے اوصاف پسندیدہ اور اخلاق حمیدہ سے انکو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ چنانچہ جہاں تک میرا خیال ہے۔ محض آپکی تاثیر صحبت سے متأثر ہو کر بعض عورتوں نے جو احمدی نہیں تھیں۔ بیعت کر لی۔ اور اب خدا کے فضل سے قریباً سب احمدی احباب کی بیویاں اور بچے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ میں نے اپنی بیوی سے حضور کی بہت ہی تعریف سُنی ہے۔ اور انکی معرفت معلوم ہوا ہے کہ دوسری عورتیں بھی جن کو حضور سے چند روز تک ملنے کا اتفاق ہوا۔ آپکی مدح میں رطب اللسان ہیں۔ مجھے خود بھی بعض امور میں تجربہ ہوا۔ اور نہایت ہی خوشی حاصل ہوئی۔

معائنہ رجسٹرات انجمن

۴ر ستمبر ۱۹۱۷ء کو حضرت نواب محمد علیخان صاحب نے بحیثیت سکرٹری صدر انجمن ہمارے رجسٹروں کا معائنہ کیا۔ اور ایک دو نقص بتلائے۔ جن کی انشاء اللہ اصلاح کر دیجائیگی مگر وہ نقص حساب کے نہیں۔ چنانچہ مجموعی طور پر آپ کی رائے حسب ذیل ہے۔

"نقائص جو میں نے دیکھے ہیں۔ وہ اصول محاسبہ کے رُو سے ہیں۔ ورنہ حساب بہت صاف اور عمدہ طرح سے رکھا جاتا ہے۔ منشی برکت علی صاحب جو سکرٹری اور محاسب انجمن احمدیہ شملہ ہیں۔ خوب محنت سے اور عمدگی سے کام کرتے ہیں۔ حساب میں کوئی نقص نہیں۔"

علاوہ ازیں ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیّر نے بھی بحیثیت انسپکٹر کتابوں کا ملاحظہ کیا۔ اور پسندیدگی ظاہر کی۔ وقت تھوڑا تھا اس لئے انہوں نے کہا تھا کہ جو میری رائے ہو گی۔ دارالامان سے لکھ کر بھیجدوں گا۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی تک انکی رائے موصول نہیں ہوئی۔

الغرض اس سال بہت سے امور قابل ذکر ہیں۔ اگر ان سب کو تشریح کے ساتھ بیان کیا جائے۔ اور نیز حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ ربہ کی تشریف آوری کے متعلق جو واقعات ہیں۔ انکو اور جلسہ کی تقریروں کو جمع کیا جائے۔ تو خاصہ رسالہ طیار ہو سکتا ہے۔ مگر چونکہ وہ اخبار میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور صدر انجمن کی نظر سے گذر چکے ہیں اسلئے ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

صدر انجمن کی رپورٹ

البتہ ایک بات اور ہے جس کا بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ گذشتہ تین سال سے صدر انجمن کی رپورٹ نہیں چھپی۔ ہمارے خیال میں نہایت ضروری ہے۔ کہ آئندہ طیار کی جائے۔ جسمیں جملہ ضروری امور تشریح کے ساتھ بیان کئے جائیں اور نیز لوکل انجمنوں کی رپورٹوں کا خلاصہ درج کیا جائے اس سے بہت سے فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔ جماعت کو صدر انجمن کی حالت اور کارگذاری کا پتہ لگتا ہے۔ تعارف بڑھتا ہے۔ مختلف انجمنوں کی کارگذاری کا علم ہوتا ہے اُنکے کارناموں کے مقابلہ کا موقعہ ملتا ہے۔ اور نیز جماعت میں بیش از پیش خدمت دین میں قدم بڑھانے کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ غرض فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اسلئے یہ خیال نہ کیا جاوے کہ اسکے چھپوانے پر روپیہ صرف ہوتا ہے۔ اور انجمن پر بوجھ پڑتا ہے۔ ہمارے خیال میں اس کا بھی تدارک ہو سکتا ہے۔ بلکہ ایک گونہ فائدہ کی صورت ہو سکتی ہے۔ وہ اس طرح کہ چھپوا کر جلدیں قیمتاً دی جائیں۔ اور قیمت میں تھوڑا سا منافع رکھ لیا جائے۔ زیادہ جلدیں نہ چھپوائی جائیں۔ صرف چند سو کافی ہونگی۔ لوکل انجمنوں کو ان کی حیثیت کے مطابق ایک جلد سے لیکر تین جلدوں تک وی پی کر دیجائیں۔ اور باقیماندہ درخواست پر دی جائیں۔ اُمید ہے کہ صدر انجمن اس تجویز پر غور کریگی۔

سالانہ جلسہ صدر انجمن

علاوہ ازیں یہ کہ سالانہ جلسہ کی کارروائی کو قلمبند کر کے بھی رپورٹ مذکور کے ساتھ شامل کر دینا چاہیئے۔ اس سے ایک تو جلسہ کا ریکارڈ رہیگا اور دوسرے گذشتہ جلسوں کے ساتھ مقابلہ کر کے نقائص کا پتہ لگتا رہیگا جس سے آئندہ اصلاح کی تدابیر پر غور کرنے کے لئے مدد مل سکتی ہے۔ اسکے علاوہ اور کئی فائدے ہو سکتے ہیں۔ جلسہ کی کارروائی میں تمام ضروری امور مثلاً بٹالہ اسٹیشن پر مہمانوں کا استقبال ان کے لئے سواری کا انتظام۔ اسباب کا پہنچانا۔ مہمانوں کی تعداد کھانے کا انتظام اور خرچ۔ رہایش کا انتظام۔ روشنی کا انتظام۔ رفع شکایات کا انتظام۔ ڈاک کا انتظام وغیرہ وغیرہ کا مفصل ذکر ہو۔ اسی کے ساتھ تقریریں بھی شامل کر دیجائیں۔ غرض یہ سلسلہ نہایت ہی مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ امید ہے۔ کہ صدر انجمن ضرور اسپر غور کریگی۔ اور اگر منظور فرمائے اور پسند کرے تو ایک شخص اسکے لئے متعین کر دیا جائے۔ کیونکہ جب تک خاص طور پر کسی کو ذمہ وار نہ ٹھہرایا جائے کامیابی نہیں ہو سکتی۔ ایک آسان صورت یہ ہے کہ جو لوگ مختلف ڈیوٹیوں پر لگائے جائیں

طلبا اور پالٹیکس

گورنمنٹ پنجاب کا مراسلہ

ذیل میں گورنمنٹ پنجاب کے ایک مراسلہ کا ترجمہ جو ہمیں برائے اشاعت موصول ہوا ہے شائع کیا جاتا ہے۔ امید ہے جن اصحاب کو اس میں مخاطب کیا گیا ہے وہ خاص غور سے اس کا مطالعہ کریں گے۔ اور گورنمنٹ کے اعتماد کو اپنے متعلق اور زیادہ پختہ بنائینگے۔ (ایڈیٹر)

نمبری ۱۱- ۵۰ ۳۳- ایس- بی-

منجانب آنریبل- مسٹر- جے- پی- تھامسن- آئی- سی ایس- چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

پنجاب کے تمام کمشنروں- ڈپٹی کمشنروں محکمہ تعلیم کے ڈائرکٹر پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرار اور کالجوں کے پرنسپل و پروفیسران- ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں و منیجروں کی خدمت میں۔

شملہ ۳۰- جولائی ۱۹۱۷ء

صاحب من

پولٹیکل حالات پر بحث کرنے کے لئے- حال میں لاہور میں جو میٹنگز ہوئی ہیں- اُن کا ایک ناتسلی بخش پہلو یہ امر ہے کہ اس میں طلباء زیادہ تعداد میں شامل ہوتے رہے ہیں- نوجوانوں کی ان لوگوں سے خاص حفاظت کرنے کی ضرورت ہے- کہ جو انھیں محب وطن- اپنے مذہب کی حفاظت کرنے والا- اور اپنے ملک کے بچانے والے کے تعریفی الفاظ سے مخاطب کر کے ان سے ایجی ٹیشن میں شامل ہونے کے لئے اپیل کرتے ہیں- اور ان سے بدانتظامی اور شورش کے ایسے بیج بوتے ہیں- جن کے جلدی ہی افسوسناک نتائج ہو سکتے ہیں- یہ کوئی خیالی تصویر نہیں ہے- گذشتہ چند سال کے اندر بیسیوں سکولوں کے لڑکے اور طلباء جن میں سے اکثر گورنمنٹ کے وفادار اور معزز گھرانوں سے تعلق رکھتے تھے- ایسی گمراہ کن اپیلوں کے ذریعہ گر گئے- اور گورنمنٹ کے خلاف سازش اور بغاوت میں شریک ہو گئے ان میں سے بعض عدالتوں کے ذریعہ مجرم قرار دیئے گئے- اور انھیں سخت سزائیں دی گئیں- اور بعض خود اختیار کردہ جلاوطنی میں بطور قیدیوں یا مشتبہ اشخاص کے گل سڑ رہے ہیں- اب جبکہ بعض لوگوں نے گھر کے خوشگوار اثروں- اور چوطرفہ موافق حالات کے اندر اپنی روش کی غلطی کو محسوس کر لیا ہے- بہیئت مجموعی ساری کمیونٹی کے انٹرسٹ میں- اور خصوصاً نئی بڑھتی ہوئی نسل کے فائدہ کو مد نظر رکھ کر یہ نہایت ضروری ہے کہ ایسے افسوسناک وقوعوں کے پھر ظہور پذیر ہونے کو روکا جاوے- جو اس سے پہلے ہی کئی گھرانوں پر تباہی اور ندامت لانے کا باعث ہوئے ہیں-

(۲) پالٹیکس میں سکول کے لڑکوں اور طلباء کے حصہ لینے کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا کی پالیسی ۱۹۱۷ء کے ایک سرکلر میں ظاہر کی گئی تھی- اس سرکلر میں درج تھا کہ سکول کے لڑکوں کا پالٹیکس میں حصہ لینا اُن کے مطالعہ اور ڈسپلن دونوں کے لئے نقصان دہ ہے- اور کہ اسے روکنا چاہئے- ان کے استادوں کو بھی تاکیدی حکم دیا گیا تھا- کہ وہ پولٹیکل معاملات میں ایسی رائوں کا اظہار طلباء کے سامنے نہ کیا کریں- کہ جن سے ان کے شاگردوں کے خام دماغوں میں ایسے خیالات گھس سکتے ہوں- جو ان کے افسروں کے نزدیک ان کی عزت کے بھاؤ کو الٹنے والے ہوں- اور بطور شہری کے اُن کے مفید ہونے کی قابلیت کو نقصان پہنچا سکتے ہوں- اور آئندہ زندگی میں اُن کی ترقی کو روکنے والے ہوں- وہی پالیسی کہ جس کی تمام سمجھدار لوگوں کو تاکید کرنی چاہئے- اب بھی قائم ہے-

(۳) اس بات کو تسلیم کیا جاتا ہے کہ کالج کے طلباء سکول کے لڑکوں کی نسبت زیادہ آزادی کے مستحق ہیں- کیونکہ جو آج طالبعلم ہیں- کل کو وہی شہری ہونگے- وہ ملک کی مالی- دماغی- اور پولٹیکل ترقی میں ایک بہت بڑا حصہ لیں گے- اس لئے ان کی دماغی تربیت ایسی ہونی چاہئے کہ جس سے ان معاملات کے متعلق کہ جن کے ساتھ انھیں بعد میں واسطہ پڑے گا صحیح اور پختہ حالات قائم کرنے میں اُنھیں مدد مل سکے- گورنمنٹ کی پالیسی کا یہ کوئی جزو نہیں ہے- کہ انھیں پولٹیکل معاملات میں واجبی اور خوش گوار حصہ لینے سے روکا جاوے- اخبارات اور رسالجات تک اُن کی کھلی رسائی ہے- اور کالج کے کورس میں بہت کچھ مصالحہ ایسا موجود ہے- جو اُن کے دماغوں کو ایسے مضامین کے متعلق واقفیت بہم پہنچانے اور ان میں اُن کے شوق کو نشوونما دے سکتا ہے- لیکن جن لوگوں کے مذاق طلباء کی بہتری میں نہایت گہرے طور پر وابستہ ہیں وہ عام طور پر اس بات کو تسلیم کرتے ہیں- کہ طلباء اپنی عمر اور تجربہ کے لحاظ سے پالٹیکس میں سرگرم حصہ لینے کے موزوں نہیں ہیں- اس کے متعلق مسٹر گوکھلے- آنجہانی کے وہ خیالات نہایت اہمیت دیئے جانے کے قابل ہیں- جو اُنھوں نے بمبئی میں طلباء کے ایک مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے- اس طرح ظاہر کئے تھے

"پولٹیکل جدوجہد میں طلباء کا سرگرم حصہ لینا پبلک لائف کی عزت اور ذمہ داری کو گھٹیا بنانے اور اُس کی سچی طاقت کو نقصان پہنچانے کا میلان رکھتا ہے اس سے خود طالبعلموں کے اندر ناخوشگوار جوش پیدا ہو جاتا ہے- جس سے بعض دفعہ اُن کے اندر ایک سخت طرفداری کی سپرٹ بھڑک اُٹھتی ہے- جو اُن کے مطالعہ میں ہارج ہوتی ہے- اور اُن کی دماغی اور اخلاقی نشوونما کیلئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے- زندگی کی ذمہ داریوں کے لئے علم اور کیرکٹر کی طیاری کا جو کام خاص طور پر کالج سے تعلق رکھتا ہے- اس کے لئے چار یا پانچ سال کا عرصہ کہ جو کثرت سے نوجوان کالج میں گذارتے ہیں- بہت ہی تھوڑا وقت ہے- یقیناً ہمارا اپنے طلباء سے یہ چاہنا کوئی بہت زیادہ مطالبہ نہیں ہے- کہ وہ اس عرصہ میں کچھ صبر اور خود ضبطگی سے کام لیا کریں- اور جب تک کہ وہ اپنے مطالعہ کو ختم نہ کر لیں- اور ملک کی پبلک لائف میں اپنی مناسب جگہ نہ لے لیں- تب تک وہ پالٹیکس میں عملی طور پر حصہ لینے سے پرہیز کریں"

۴- یہ نصیحت ۱۹۰۹ء میں کی گئی تھی- اور پولٹیکل تحریکوں میں طلباء کے حصہ لینے سے- جو خرابیاں اس کے بعد پیدا ہوئی ہیں- اُن کا تجربہ اس نصیحت کے دانشمندی

پر مبنی ہونے کی پوری پوری تصدیق کرتا ہے۔ اس بات کو سب لوگ جانتے ہیں کہ اب کثرت سے والدین اپنے لڑکوں کو پنجاب میں پولیٹیکل لائف کے مرکزی مقام یعنی لاہور کے کالجوں میں بھیجنے سے اس لئے جھجکتے ہیں۔ کہ کہیں وہاں رہکر وہ مختلف پولیٹیکل تحریکوں میں سے کسی ایک یا دوسری تحریک میں شامل نہ ہو جاویں یہ دلیل دی جا سکتی ہے کہ پولیٹیکل جلسوں میں شامل ہونے سے پالیٹکس میں سرگرم حصہ لینا ضروری نہیں ہو جاتا۔ لیکن تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ ایسے حصہ لینے کی طرف عام طور پر یہ پہلا قدم ہوتا ہے۔ اور اگر لٹریچر کو کھلے کے الفاظ کو دوہرایا جاوے تو ایسے جلسوں سے کرہ سے خام دماغوں کے اندر ناخوشگوار۔ اور طرفداری کی سپرٹ پیدا ہو سکتی ہے۔ کہ جو معاملہ کے صرف ایک ہی پہلو کی بابت سنتے ہیں۔ اور جنہیں ابھی اس بات کے دیکھنے کی تربیت نہیں ہوتی۔ کہ معاملات کے دو پہلو ہوا کرتے ہیں۔

۵۔ موجودہ وقت ایک خاص مشکل کا وقت ہے اور ایک دوسرے صوبہ کی ایک اعلےٰ تعلیمی انسٹیٹیوشن میں کہ جو گورنمنٹ کے ماتحت نہیں ہے۔ مینیجنگ باڈی نے نہ صرف طلبار کو بلکہ سٹاف کو بھی پولیٹیکل جلسوں میں سرگرم حصہ لینے سے روکدینا مناسب سمجھا ہے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب۔ میں ایسے عمل کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ انھیں یقین ہے کہ مختلف کالجوں کے سٹاف پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنی مناسب تمیز کو عمل میں لاویں۔ اور ہر ایسی بات سے پرہیز کریں جو طلبا کے سامنے بری مثال پیش کر سکتی ہو۔ اس سے آگے وہ پرنسپل اور پروفیسر صاحبان پر بھروسہ رکھتے ہیں کہ وہ اپنے طالبعلموں میں کالج کے ایام میں سخت طرفدارانہ یا بھڑکانے والے لٹریچر کے پڑھنے اور پولیٹیکل جلسوں میں شامل ہونے کی تحریک کو کم کرنے کے لئے اپنے اختیار اور رسوخ کو عمل میں لاویں گے۔ پھر وہ طلبار کے والدین اور محافظوں پر بھروسہ رکھتے ہیں کہ وہ کالج میں چھٹیوں کے ایام میں ایسا ہی عمل کریں گے۔ اور خود طلبار کی اچھی سمجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں کہ وہ ایک ایسی پالیسی میں وفاداری کے ساتھ مددگار ہونگے کہ جس کا مقصد ان کی بیرونی روش پر بندش عاید کرنے یا اُن کی ترقی کو روکنا نہیں ہے۔ بلکہ جو دانشمندانہ اور خوشگوار طریقوں پر اُن کے یقینی نشوونما کے لئے ہے۔ کہ جو انھیں خود اپنے ملک کے لایق بیٹے۔ اور شہنشاہ معظم کی وفادار رعایا بننے کے قابل کرے گی۔"

ایک رویاء

ذیل میں ایک رویا درج کی جاتی ہے جس کی تعبیر بھی ساتھ ہی بتادی گئی ہے۔ اُمید ہے کہ احباب اس کی طرف خصوصیت سے توجہ فرمائیں گے۔ اور شفاخانہ کی تعمیر کے لئے حسب توفیق بہت جلدی امداد کریں گے۔ کیونکہ کچھ حصہ تعمیر ہو چکا ہے۔ اور باقی کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے حضرت اقدس کے دہن مبارک سے قبلہ میر صاحب کی آواز کا نکلنا اور اس سے چندہ شفاخانہ کی تفہیم کا ہونا ظاہر کرتا ہے کہ شفاخانہ کی تعمیر ایک بہت ہی ضروری اور فائدہ رساں ہے۔ پس احباب بہت ہی جلدی توجہ فرماویں۔ (ایڈیٹر)

کل دوپہر کو میری آنکھ لگ گئی تو دیکھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں نماز جمعہ کے لئے تشریف لائے ہیں۔ اور میں مع دو اور صاحبوں کے حضور کی تشریف آوری سے پہلے اپنے لئے جگہ تلاش کرتا ہوں۔ ممبر کے قریب داہنے طرف جگہ پاکر بیٹھا ہوں۔ اور ممبر کے سامنے دو پنجابی صاحب بیٹھے ہیں۔ ایک نوعمر ہیں۔ دوسرے عمر کے کسی قدر زیادہ ہیں۔ نوعمر سے حضرت اقدس علیہ السلام نے دریافت کیا کہ تم کو کچھ ملا (انہوں نے کہا کتاب اُن کے ہاتھ میں تھی) کہ ہاں یہ سمجھنا چاہئے کہ مجھے کم سے کم کچھ ملا ہے۔ مجھے یہ جواب ناگوار گذرا۔ کیونکہ میرے علم میں اُن کو بہت کچھ ملا تھا۔ حضرت اقدس کو بھی ناگوار معلوم ہوا میں نے مخاطب ہوکر اُس سے کہا کہ اگر تم کو پلاؤ کی دیگ کوئی دے۔ تو تم یہ کہوگے کہ کم سے کم کچھ ملا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ اچھا جو کم سے کم ملا ہے۔ اُس میں سے کچھ دو۔ یہ آواز حضرت اقدس کے دہن مبارک سے نکلتی ہے۔ مگر آواز میر ناصر نواب صاحب کی ہے۔ اور حضرت نے ہاتھ لینے کے لئے بڑھایا ہے۔ وہ شخص اپنی جیب سے کچھ ڈھونڈھ کر نکالنے لگا۔ مگر میں نے جلدی سے اپنی جیب سے ایک روپیہ نکال کر کے گویا ایک روپیہ جیب میں تھا حضرت کے ہاتھ میں دیا۔ پھر اُس نے بھی ایک روپیہ دیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اور میرے فہم میں یہ شفاخانہ کا چندہ تھا۔ جس کی میر صاحب نے تحریک کی ہے۔ چنانچہ میر صاحب کو میں نے مبارکباد دی۔ اور بقدر توفیق اپنی طرف سے کچھ نذر کیا۔

(عاجز ذوالفقار علی خاں رامپوری)

ہنگامہ یورپ

ناکام ہوائی حملہ لنڈن ۳۰ - اکتوبر سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ کل شب کے ہوائی حملہ سے کسی قسم کا اتلاف جان و مال نہیں ہوا

اطالوی محاذ ٹوٹ گیا لنڈن - ۳۱ - اکتوبر مانچسٹر گارڈین صاحب کا خاص تار نظر ہے کہ اطالوی محاذ پر جرمنوں کا حملہ بہت تیزی سے ترقی کر گیا گاریزیا کے قریب دریائے آئسانزو پر اطالوی محاذ کو جرمنوں نے توڑ دیا ہے - اور اب دشمن میدان میں پہنچ گیا - دشمن کا دعویٰ ہے کہ بہت سامان حرب اور توپیں ہاتھ آئی ہیں - اطالوی کمانیر نے اب اپنی فوجوں پر پوری طرح قابو حاصل کر لیا ہے اور فوجوں کی نقل و حرکت باقاعدہ عمل میں آ رہی ہے - میدان میں دشمن کی پیشقدمی کی مزاحمت کی جا رہی ہے -

برطانوی باتریاں بچالی گئیں - پیرس ۳۰ اکتوبر - کل شب ایسوشی ایٹیڈ پریس کا نامہ نگار اطالوی محاذ سے تار دیتا ہے - کہ تمام برطانوی باتریاں بچالی گئیں - لیکن سرمائی طوفان باراں اور بھوک کی وجہ سے واپسی کے وقت آدمیوں کو سخت مصائب برداشت کرنے پڑے -

جدید اطالوی محاذ لنڈن - ۳۰ - اکتوبر - سول اینڈ ملٹری گزٹ کا خاص تار نظر ہے کہ اطالوی اخبار "جزل دی اطالیہ" لکھتا ہے - کہ جس جدید خط پر اطالوی فوجیں ہٹ آئی ہیں - وہ ناقابل شکست ہے - کوئی فوج کیسی ہی طاقتور کیوں نہ ہو - اس محاذ کو نہیں توڑ سکتی -

اطالوی وزیر اعظم کی تقریر روما ۳۰ - اکتوبر جدید وزیر اعظم اطالیہ نے مسٹر لائڈ جارج کو یہ پیغام روانہ کیا ہے - کہ اطالوی قوم کے جوش و ہمت میں کوئی فرق نہیں آیا - یہ وقت ہمارے لئے بہت بڑے امتحان کا وقت ہے - پچاس سال کے بعد ہمارے بد دماغ اور کینہ پرور دشمن نے پھر اٹلی کی سرزمین پر قدم رکھا ہے - اور ایک زبردست قوت کے ساتھ ہم پر حملہ آور ہوا ہے - لیکن ہماری ہمت اور جرأت میں کوئی فرق نہیں آیا - دشمن اس حملہ آوری سے ہمارے اندرونی کمزوری اور اختلاف پیدا کرنا چاہتا ہے مگر اس کے برخلاف نتیجہ حاصل کر رہا ہے - کیونکہ ضرورت کے وقت ہماری قوم میں بالکل اتفاق و اتحاد ہو جائیگا -

امریکہ کی اٹلی کو امداد واشنگٹن ۳۱ - اکتوبر - امریکہ نے ۲۳ کروڑ ڈالر کا مزید قرضہ اٹلی کے لئے منظور کیا ہے - جس سے اس کوئلہ اور سامان حرب کی قیمت ادا کی جائیگی - جو اٹلی نے امریکہ میں خرید کیا ہے -

اوڈائن کی تسخیر لنڈن ۳۱ - اکتوبر - جنرل اسمٹس کی ایک تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اوڈائن کی تسخیر میں پریشانی کا اظہار نہیں کیا جاتا - اٹلی کے فوجی حلقوں کو اس واقعہ پر ذرا بھی تعجب نہیں -

جرمن وزیر اعظم کا استعفا ایمسٹرڈم - ۳۱ اکتوبر - برلن کا ایک تار اس خبر کی تصدیق کرتا ہے - کہ ڈاکٹر مائکلس نے چانسلرشپ سے استعفا دے دیا -

گیس کا استعمال لنڈن ۳۰ - اکتوبر - سول و ملٹری گزٹ کا خاص تار) اطالوی محاذ سے جنگی نامہ نگار رقمطراز ہیں کہ دشمن اطالوی محاذ پر ایک عجیب قسم کی گیس استعمال کر رہا ہے - جس کا اثر یہ ہے کہ چہرے پر کھجلی شروع ہو جاتی ہے - خواہ سپاہی چہرہ پر جنگی نقاب ڈالے ہوں - اس کا مقصد یہ ہے کہ سپاہی اپنے چہرہ سے نقاب کو ہٹا دیں اور پھر وہ آسانی سے معمولی گیس کا شکار ہو جائیں -

ترکی حملہ لنڈن ۳۰ - اکتوبر - ایک مصری سرکاری کمیونیک مظہر ہے کہ ۳ ہزار ترکوں نے جن کے پاس ۱۲ - توپیں تھیں - شنبہ کو ہمارے رسالہ کی بیرونی چوکیوں پر حملہ کیا - گو چوکیوں کے سپاہیوں کی تعداد بہت کم تھی اور ان کو گھیر بھی لیا تھا - تاہم وہ ۲ گھنٹہ تک اپنی جگہ پر قائم رہی حتیٰ کہ ان کے لئے کمک آ گئی - ہمارے نقصانات ایک سو کے اندر تھے - اور ترکوں کے نقصانات بہت شدید ہوئے -

ہندوستان کی خبریں

عورتوں کا ڈیپوٹیشن کئی سرکردہ خواتین نے مسٹر مانٹیگو کی خدمت میں درخواستیں ارسال کی ہیں کہ وہ ہندوستانی عورتوں کے ڈیپوٹیشن کو شرف ملاقات بخشیں - تاکہ وہ آئندہ اصلاحات کے متعلق عورتوں کی خاص ضروریات ان کے سامنے پیش کر سکیں -

مسلمانان برہما کا میموریل مسلمانان برہما کی طرف سے جو میموریل مسٹر مانٹیگو کی خدمت میں پیش کیا جائیگا - اس میں مسلمانان برہما کی تاریخ پر تبصرہ کیا گیا ہے - اور التجا کی گئی ہے - کہ آئندہ آئینی اصلاحات جو حضور ملک معظم منظور فرمائیں - مسلمانان برہما کے مفاد کا بھی خیال رکھا جائے -

ہندو مسلمانوں میں لڑائی گذشتہ جمعہ کے روز بیرفنڈ ایس ہندو مسلمانوں کے درمیان لڑائی ہوئی - جس میں بہت سے ہندو زخمی ہوئے اور کچھ مال و اسباب کا بھی نقصان ہوا

ڈاک لوٹ لیگئی جو فوجی ڈاک ۲۴ ستمبر کو لنگا کے راستے شیراز بھیجی گئی تھی - وہ لوٹ لی گئی - اور ابھی تک اس کا کوئی حصہ شیراز نہیں پہنچا -

راولپنڈی کا دربار منگل کو ہز آنر لفٹنٹ گورنر صاحب پنجاب نے راولپنڈی میں ایک دربار منعقد کیا - جس میں فوجی خدمات پر انعامات و تمغے تقسیم کئے گئے

لکھنؤ میں میول کورٹ کے ۶۳ - اشخاص کی گرفتاری امین آباد لکھنؤ میں جن فوجی رنگروٹوں نے حلوائیوں کی دوکانیں لوٹ لی تھیں اور فساد کیا تھا اس کے متعلق اب لکھنؤ کا ایک مقامی اخبار خبر دیتا ہے کہ اس سلسلہ میں قریباً ۶۳ آدمی گرفتار کئے گئے ہیں -

پولیس اور ڈاکوؤں میں لڑائی حال میں موضع ملن ضلع فیروز پور میں پولیس اور ڈاکوؤں کے ایک گروہ کے درمیان خوب لڑائی ہوئی - فریقین نے ایک دوسرے پر ۲ گھنٹہ تک گولیاں چلائیں - جس سے بہت آدمی سخت زخمی ہوئے - آخر ریاست فرید کوٹ

باہتمام شیخ عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر (۳۸۸) ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا